Urdu Shayiri Aur Hindustani Sanima Aazadi se pehle Aur Aazadi Kay Baed Aik Mutala

Sangita Devi

Research scholar Ch.Charan Singh University Meerut

Dr.Md.Aslam khan

Assistant professor Ch.Charan Singh University Meerut

INTRODUCTION

ہندوستان میں سنیما کا ناقابل یقین سفر 7 جولائی 1896 کو شروع ہوا جب لومیئر برادرز کے ایک آپریٹر ماریئس سیسٹیر نے واٹسن ہوٹل، بمبئی میں ان کی بنائی ہوئی چھ مختصر فلموں کی نمائش کی۔ تقریبات .چند ماہ قبل ان کلپس کی پیرس کے ایک کیفے میں عوام کے لیے نمائش کی گئی تھی اور عام طور پر اس تقریب کو پہلی فلم کی نمائش تصور کیا جاتا ہے۔ تاہم، ایسا نہیں ہے۔ کسی ایک واقعہ کو سنیما کی پیدائش نہیں کہا جا سکتا اور کسی ایک فرد یا قوم کو اس کی ایجاد کا سہرا نہیں دیا جا سکتا۔ Lumière کی نمائش سے پہلے اور بعد میں کئی ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے سنیما کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا جیسا کہ ہم اسے آج دیکھتے ہیں۔ وہ کمال حاصل کرنے کے لیے جو آج ہم دیکھتے ہیں، فلموں نے ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ تجربات سے لے کر تصاویر کھینچنے سے لے کر انہیں حرکت دینے تک، اور پھر انہیں کہانی سنانے کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا، اس سفر کے کئی مراحل تھے۔ اور اس سفر کو سمجھنے کے لیے ان ابتدائی مراحل کا مختصر جائزہ ضروری ہے۔

سنیما کی آمد سے پہلے، بصری تفریح کی دوسری شکلیں تیار ہو چکی تھیں۔ سرکس، ڈراموں اور میوزک شوز کے علاوہ شیڈو شوز بھی ہوئے جن میں حقیقت کا بھرم پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ ڈائوراما شوز میں تصاویر دکھانے کے لیے رنگین پردوں پر روشنی ڈالنا شامل ہے۔ پینوراما شوز میں پردوں پر تصویریں بنائی گئی تھیں جو پیچھے سے روشن تھیں۔ رابرٹ بارکر نے ایک بہت بڑی بیلناکار پینٹنگ کے ساتھ اس طرح کے شو کی نمائش شروع کی اور اسے 1787.3 میں پیٹنٹ کروایا ان شوز میں لوگ خیمے کے بیچ میں بیٹھ کر تصویروں کے اس سلسلے کو گھیرے ہوئے تھے۔

پیپ شوز بھی ہوتے تھے جن میں ایک فرد کو تصویریں دیکھنے کے لیے ڈبے میں جھانکنا پڑتا تھا۔ 17 ویں صدی سے، یورپ میں جادوئی لالٹین کے شو منعقد کیے گئے جس میں شیشے کی لالٹین کی سلائیڈوں کو پیش کیا گیا۔ شیشے کی ناہموار پلیٹوں پر نیم شفاف رنگ پینٹ کیے گئے تھے جو پیچھے سے روشن تھے اور پردے پر پیش کیے گئے تھے۔ لیکن19 ویں صدی میں، تصویروں کو روشن کرنے کے نئے طریقے وضع کیے گئے تھے۔ اس کی وجہ سے ان میجک لالٹین شوز کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ اس قسم کے شیڈو شوز موشن پکچرز کا پیش خیمہ تھے اور سینما کے نئے میڈیم کو خوش آمدید کہنے کے لیے لوگوں کی تیاری کی عکاسی کرتے ہیں۔

ہم سنیما میں جو حرکت پذیر تصاویر دیکھتے ہیں وہ پرسٹینس آف ویژن کے نظری رجحان پر مبنی ہیں۔ یہ انسانی آنکھ کی صلاحیت ہے کہ وہ ایک مختصر لمحے کے لیے ریٹنا پر تصویر بنا لے۔ اس خاصیت کی وجہ سے، جب فوٹو گرافی کی تصاویر کو یکے بعد دیگرے آنکھوں کے سامنے منتقل کیا جاتا ہے، تو ہر تصویر کی تصویر اسکرین سے نکل جانے کے بعد ریٹنا پر متاثر ہوتی ہے۔ لہذا، آنکھ ہر ایک الگ تصویر کو الگ کرنے کے قابل نہیں ہے، لیکن یہ پوری سیریز کا ایک تاثر ریکارڈ کرتی ہے .جب تصویروں کا ایک سلسلہ جس میں ہر تصویر اس سے پہلے والی تصویر سے قدرے مختلف ہوتی ہے اور اس کے بعد آنے والی تصویر آنکھوں کے سامنے سے

گزرتی ہے تو ہر تصویر اگلی تصویر میں گھل مل جاتی ہے اور حرکت کا وہم دیتی ہے ۔ یہ وہ تصور ہے جو ہم اسکرین پر دیکھتے ہوئے متحرک تصاویر کے پیچھے کام کرتے ہیں۔ تاہم، اگرچہ بصارت کی استقامت انسانوں کو معلوم تھی، لیکن اس نے متحرک تصاویر کو حقیقت بنانے کے لیے متعدد تجربات اور مختلف موجدوں کی محنتی کاوشیں کیں۔

سنیما کی ابتداء کا پتہ مختلف ذرائع سے لگایا جا سکتا ہے جیسے16 ویں صدی کے کیمرہ اوبسکورا کے تجربات) یہ جدید کیمرے کا پیش خیمہ تھا(19،ویں صدی کے مختلف آپٹیکل کھلونے اور بصری نمائندگی کے طریقوں جیسے ڈائیوراما، پینوراما اور اوپر بیان کردہ جادو لالٹین شوز-19 ویں صدی میں فوٹو گرافی کے میدان میں کئی کامیابیاں حاصل کی گئیں اور اس کی آخری دو تین دہائیوں میں تصاویر کو حرکت میں لانے کے تجربات تیز ہو گئے۔ ان تجربات کا مقصد ایک خاص رفتار سے تصویریں کھینچنا اور ایک خاص رفتار سے ان کی نمائش کرنا تھا۔

موشن پکچرز کے حقیقت بننے کے لیے کچھ پیشگی شرائط تھیں، یعنی تصویروں کو ایک خاص رفتار سے بنانا اور پروجیکٹ کرنا تاکہ آنکھ تصویروں کو حرکت پذیر سمجھے، واضح سطح پر یکے بعد دیگرے تصویریں بنانا، تصویروں کو پرنٹ کرنا۔ ایک لچکدار بنیاد پر جو کیمرے اور پروجیکٹر وغیرہ سے تیزی سے گزر سکتا ہے۔ کئی موجدوں نے ان ضروریات کو پورا کرنے میں تعاون کیا۔ کئی آلات بنائے گئے اور ان میں نئی اختراعات شامل کی گئیں۔ اور کئی تکنیکی حالات کے امتزاج کے نتیجے میں اس وقت سنیما کی ایجاد ممکن ہوئی۔

1.1.1فوٹو گرافی میں اہم پیشرفت:

19ویں صدی تک، بصری تفریح کے دائرہ کار کے بارے میں آگاہی بڑھ چکی تھی۔ پرسسٹینس آف ویژن کی خاصیت کی کھوج کی گئی اور یہ محسوس کیا گیا کہ کم از کم 16 امیجز فی سیکنڈ کی رفتار سے پیش کی جانے والی قدرے مختلف تصاویر حرکت کا بھرم پیدا کریں گی۔ اس خاصیت کو بروئے کار لا کر حرکت کا وہم دینے والے کئی نظری کھلونے وجود میں آئے۔ فیناکسٹوسکوپ ایسا ہی ایک کھلونا تھا جس میں اعداد و شمار کی گھومتی ہوئی ڈسک ہوتی تھی جو اسٹیشنری ڈسک میں سلاٹ کے ذریعے دیکھے جانے پر حرکت کا وہم دیتی تھی۔ اسی طرح، Zoetrope میں گھومنے والے ڈرم کے اندر کاغذ کی ایک تنگ پٹی پر ڈرائنگ کا ایک سلسلہ شامل تھا۔ 6

19ویں صدی کے پہلے نصف میں، موجد فوٹوگرافی کو مزید قابل عمل بنانے کے لیے کئی تجربات کر رہے تھے۔

1.1 Niépceکے ذریعے لی گئی تصویر

1820کی دہائی میں Nicéphore Niépce نے بہت سے تجربات کیے اور شیشے کی پلیٹ پر پہلی مستقل فوٹو گرافی کی تصویر، اپنی کھڑکی سے ایک منظر بنانے میں کامیاب رہا۔ تاہم، اس کی نمائش کا وقت تقریباً 8 گھنٹے تھا۔ تصاویر کو حرکت دینے کے لیے، نمائش کا وقت اتنا کم ہونا چاہیے کہ 16 یا اس سے زیادہ فریم فی سیکنڈ کیپچر کر سکیں۔ یہ بتدریج ایجادات سے ہی ممکن ہوا۔ Niépce کی ایجاد کے وقت، نصب العین تصاویر کو حرکت میں لانا نہیں تھا، بلکہ ان کی گرفتاری اور پرنٹنگ کو پریشانی سے پاک اور آسان بنانا تھا۔

1839میں، ہنری فاکس ٹالبوٹ نے فوٹو حساس کاغذ پر بنائے گئے منفی کو متعارف کرایا۔ یہ فوٹو گرافی کو آسان بنانے کی طرف ایک اور قدم تھا کیونکہ ایک ہی منفی کو تصویر کی بہت سی کاپیاں بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، تیار کردہ تصاویر بہت تیز اور بہتر نہیں تھیں۔ اس وقت تک، فوٹو گرافی کی تصاویر شیشے کی لالٹین کی سلائیڈوں پر چھاپی جا رہی تھیں اور پردوں پر پیش کی جا رہی تھیں۔

اگلی بڑی چیز فریڈرک اسکاٹ آرچر کے ذریعہ ایجاد کردہ گیلے کولوڈین کا عمل تھا جس میں شیشے کی پلیٹوں کو ہلکے حساس محلول کے ساتھ کوٹنگ کرنے کے لیے کولیڈین نامی کیمیکل استعمال کیا گیا تھا۔ ان گیلی پلیٹوں کے استعمال نے نمائش کے وقت کو صرف چند سیکنڈ تک کم کر دیا اور تیز تصاویر تیار کیں لیکن انہیں کولیڈین مکسچر کے خشک ہونے سے پہلے استعمال کرنا پڑا۔ لہذا، فوٹوگرافروں کو گیلی پلیٹیں تیار کرنے کے لیے پورٹیبل ڈارک روم ٹینٹ کے ساتھ سفر کرنا پڑتا تھا۔ 1870 کی دہائی میں، خشک پلیٹوں کی نشوونما جس میں چاندی کے نمکیات جیلاٹین میں محفوظ تھے، گیلی پلیٹوں کی تیاری کے عمل کو کم کر دیا۔ خشک پلیٹوں کی ترقی کی وجہ سے نمائش کے وقت میں بھی کافی کمی واقع ہوئی، اس طرح کیمروں کو واضح تصاویر لینے کا موقع ملا۔

1.2موشن پکچرز انڈیا میں پہنچ گئے۔

سنیما کی آمد سے پہلے، ہندوستان میں ڈراموں کے ساتھ ساتھ موشن پکچرز کے کچھ پیشروؤں کی شکل میں بھی بصری تفریح کا اپنا حصہ تھا۔ سائے کٹھ پتلیوں کا قدیم رسمی فن اور پیٹ پینٹنگ کا لوک فن، جس میں ایک لمبے طومار پر ایک سیریز میں پینٹ کی گئی تصاویر پر مشتمل ہوتا ہے جس میں ایک راوی کہانی سنا رہا ہوتا ہے، اس کو حرکت پذیری کا پیش خیمہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اسٹیل کیمرا ہندوستان میں آیا تھا۔ 1840 اور انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں ملک کے ممتاز شہروں میں فوٹو گرافی کا پھیلاؤ دیکھا گیا۔

دریں اثنا، جادوئی لالٹین شو کا ہندوستانی ورژن -شمبارک کھرولیکاواس جو کلیان کے مہادیو گوپال پٹوردھن نے 1892 میں پیش کیا تھا۔ اس نے اسے ہندو ہندوستان کے ایک نوآبادیاتی ملک ہونے کی کہانیاں دکھانے کے لیے استعمال کیا جو اپنے وسائل سے محروم تھا، سائنسی اختراعات ایک نایاب تھیں۔ اس لیے یورپ اور امریکہ میں جو تجربات ہو رہے تھے ان کے بارے میں بہت کم آگاہی تھی۔ لیکن جب سنیما کا رجحان یہاں پہنچا تو اس کا کھلے ہاتھ سے استقبال کیا گیا اور ہندوستانی اختراع کرنے والے بھی فلم سازی اور نمائش میں شامل ہوگئے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے، پیرس میں اپنے سینماٹوگرافی شوز کے کامیاب انعقاد کے بعد، لومیر برادران نے دنیا بھر میں اپنے آپریٹرز کو تعینات کیا۔ ایسے ہی ایک آپریٹر ماریس سیسٹیر نے آسٹریلیا جاتے ہوئے 7 جولائی 1896 کو بمبئی میں اپنی فلموں کی نمائش کی۔اس پروگرام کو ٹائمز آف انڈیا میں' صدی کا عجوبہ 'کے نام سے مشتہر کیا گیا اور لوگوں سے اپیل کی گئی کہ وہ آئیں اور اسے

دیکھیں۔ شائقین نے ایک روپے کی داخلہ فیس پر چھ فلمیں دیکھیں اور سکرین پر چلتی پھرتی تصاویر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ روزانہ اشتہارات اور پریس کی طرف سے سازگار جائزوں کی وجہ سے، زیادہ لوگ ان شوز کو دیکھنے کے لیے آئے۔ واٹسن ہوٹل میں شوز سے پیدا ہونے والے جوش و خروش نے سیسٹیر کو 14 جولائی سے ناولٹی تھیٹر میں اضافی شوز شروع کرنے پر آمادہ کیا۔

ابتدا میں صرف تین دن کے لیے پروگرام کا دورانیہ عوام کے ردعمل کی وجہ سے بڑھانا پڑا۔ جولائی کے آخر تک، تھیٹر کی انتظامیہ نے فلم کی نمائش میں دو دیسی پہلوؤں کا اضافہ کیا: 'پردہ خواتین اور ان کے خاندانوں کے لیے مخصوص بکس 'اور قیمتوں کو 4 آنوں سے بڑھا کر دو روپے کر دیا گیا۔ یہ دونوں ہندوستان میں فلمی نمائش کی ایک خصوصیت بنی ہوئی ہیں۔ ایک ماہ سے زیادہ کی کامیاب دوڑ کے بعد، Watson's اور Novelty کے درمیان ردوبدل کرتے ہوئے، Lumière پروگرام بالآخر 15 اگست کو بند ہو گیا۔ دوسرے Lumièreآپریٹرز کی طرح جنہوں نے اپنے آلے کو مقامی مواد کی شوٹنگ کے لیے استعمال کیا، سیسٹیر نے بھی کچھ فلموں کی شوٹنگ بمبئی میں کی تھی لیکن وہ کچھ تکنیکی خرابی کی وجہ سے ناقابل استعمال تھیں۔ تاہم، یہ شوز اس بڑے جنگل کا پہلا بیج لگانے میں کامیاب رہے جو اب ہندوستانی سنیما بن چکا ہے۔

1.2.1نئی صدی میں پیشرفت

نئی صدی کے آغاز نے Tivoli تھیٹر، بمبئی میں 25 تصویروں کی شاندار پیشکش دیکھی۔ 44مختلف قسم کی فلموں کے ساتھ مختلف فلموں کے شوز جیسے قدرتی مناظر، اہم واقعات یا خبروں کے ریکارڈ، اور چھوٹی چھوٹی کہانیاں سنانے والے آتے جاتے رہے۔ . اس نے تین وسیع شکلوں کی طرف اشارہ کیا جو سنیما مستقبل میں حاصل کرے گا :نیوزریلز، دستاویزی فلمیں اور بیانیہ خصوصیات۔

FBThanawalla، ایک اور ہندوستانی، نے 1900 میں فلم سازی کا رخ کیا اور Tivoli تھیٹر میں Thanawalla's Grand Kinetoscopeکے نام سے اپنا شو منعقد کیا۔ ان کی فلم Splendid Views of Bombay میں شہر کے اہم مقامات کا احاطہ کیا گیا تھا جبکہ Taboot Procession میں مسلمانوں کا سالانہ مقابلہ دکھایا گیا تھا۔ گجراتی روزنامہ جیم جمشید نے تھانہ والا کی فلموں پر مثبت تبصرہ کیا تھا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ انہوں نے مزید فلمیں کیوں نہیں بنائیں۔ اسی دوران، سیو دادا نے لومیئر کا کیمرہ حاصل کر لیا تھا اور 7 دسمبر 1901 کو رگھوناتھ پرانجپیے کو دیے گئے عوامی استقبال کی شوٹنگ کی تھی جنہوں نے کیمبرج میں ریاضی میں سر رینگلر کا خصوصی اعزاز حاصل کیا تھا۔ سر رینگلر مسٹر آر پی پرانجاپ کے عنوان سے یہ فلم وسیع پیمانے پر پہلی ہندوستانی نیوزریل سمجھی جاتی ہے۔ اسی سال، اس نے اپولو بندر میں ہاؤس آف کامنز کے لیے منتخب ہونے والے دوسرے ہندوستانی سر ایم ایم بھونوگری کی لینڈنگ کو فلمایا۔ اس وقت تک اس نے Lumière برادران کی سنیماٹوگرافی حاصل کر لی تھی اور اسے پارسی آگ کے مندر کی تزئین و آرائش پر ایک مختصر فلم آتش بہرام بنانے کے لیے استعمال کیا تھا۔

1.2ہریش چندر بھٹواڈیکر

1903کا دہلی دربار انگلینڈ کے تخت پر ایڈورڈ ہفتم کی جانشینی کے موقع پر منعقد ہوا تھا۔ لارڈ کرزن، اس وقت کے گورنر جنرل نے اس تقریب کی دو سال تک منصوبہ بندی کی تھی اور اسے ہندوستانیوں کی نظروں میں برطانوی راج کی ناقابل تسخیریت کو قائم کرنے کے ایک موقع کے طور پر دیکھا تھا۔ دربار انگریزوں کی بالادستی کو ظاہر کرنے کے لیے مختلف تقریبات سے بھرا ہوا تھا۔ اس تقریب کو باضابطہ طور پر ریکارڈ کرنے کے لیے ہندوستان میں قائم فوٹوگرافک فرم، بورن اینڈ شیفرڈ کو مقرر کیا گیا تھا۔ کرزن نہیں چاہتا تھا کہ کوئی چیز ریکارڈ نہ ہو۔ کرزن کے ساتھ 40,000 فوجیوں کے شاندار جائزہ کو کور کرنے کے لیے دنیا بھر سے ستر صحافیوں کو خصوصی طور پر فراہم کردہ پریس میں جگہ دی گئی۔ کئی دوسرے پیشہ ور فوٹوگرافروں نے بھی دہلی دربار کا احاطہ کیا۔ یہ دربار فلمیں اس دور کے فلمی پروگراموں پر حاوی تھیں۔ ان فلموں کی مغربی ممالک میں فلم کمپنیوں جیسےWarwick، Gaumont ، RWPaulوغیرہ نے بھی نمائش کی تھی۔ سیو دادا بھی دربار کی شوٹنگ کے لیے گئے تھے اور بعد میں اپنی فلموں کے ساتھ ٹور بھی کیا۔

کو ایک لوگوں کے یہاں جو ہے زبان وہ یہی ۔ ہے ہوا تیار سے تہذیب کہ مشتر اسلامی ہند خمیر کا جس ہے زبان وہ کی ہندوستان اردو نسل رنگ امتیاز بلا نے اردو ہے۔ رہی ترجمان کی تہذیب مشترکہ اس جو ہے زبان واحد وہ اردو ہے آئی کرتی کام کا پرونے میں لڑی ہی علاقے ہر ہے۔ جاتا کہا گھر عجائب کا زبانوں کو ملک ۔ ہمارے ہے دیا انجام کا کام کرنے پیدا ہم آہنگی میں لوگوں کے وملت مذہب اور و جذبات اور کیا بھی پورا کو ضرورتوں سماجی کی لوگوں کے یہاں ہمیشہ نے اردو اک ہے۔ مسلم اہمیت کی جس ہے زبان اپنی اپنی کی کی۔ بھی ترجمانی کی احساسات

ہوتے سے محلوں اور خانقاہوں ۔ آگئی میں پرستی سر کی انوں کے کر حاصل پاکیزگی شرف سے بارگاہ کی کرام صوفیائے زبان اردو نے اس جب ہوئی گزرتی سے ایوانوں اور متوالوں کے آزادی کھلیانوں، کھیت ٹھیلوں کوچوں میلوں گلی صحنوں، کے لوگوں عام ہوئے اس بلکہ اپنایا صرف نہ کو زبان عوامی اسی اور سکا بچ سے نہ سحر کی اس بھی سنیما ہندوستانی تو دی دستک پر در کے صنعت فلمی

کی۔ مدد بہت میں پہنچانے تک عوام اور پھولنے پھلنے کو فلموں نے زبان اردو کر لیا۔ جذب اندر اپنے کو مٹھاس اور شیرینی ساری کی نے سنوار کو گیسو کے زبان اس بھی نے فلموں

ہوتے میں زبان اردو دونوں یہ اور ہے ناممکن تصور کا فلم کے بغیر جن ہیں جزو اہم دو کے فلم مکالمے اور گیت دیا۔ ساتھ پور بھر میں رسیلی اور کش دل گئی کی تیار پر گیتوں ہے۔ آتی لے تک گھروں سنیما کو شائقین ہی کشش کی مکالموں صورت خوب کے اردو ہیں۔ کوئی میں بات اس جگایا۔ جادو اپنا بھی باہر کے برصغیر بلکہ میں ہندوستان صرف نہ نے (ہے گھولتی رس میں کانوں جو) موسیقی و قائم رشتہ کا زبان اوراردو کا سنیما ہندوستانی تک آج سے ابتدا کہ ہے نہیں شک

ہے۔ دائم

کا فلموں خاموش اور تھی فلم خاموش یہ ہوئی۔ سے چندر ہریش راجہ" فلم کی پھالکے صاحب دادا میں ۱۹۱۳ء ابتدا کی سنیما ہندوستانی کے زبان تو بنایا منصوبہ کا بنانے آرا عالم" فلم پہلی متکلم نے ایرانی اردشیر ساز فلم جب کر نکل سے عہد خاموش رہا۔ تک ۱۹۳۱ء دور صرف سکت یہ سکے۔ سمجھ عام و خاص کو جس اور ہو زبان کی رابطے میں عوام زبان کہ جو گئی کی اختیار صورت یہ میں معاملے اردو زبان پاسباں کی تہذیب جمنی گنگا میں منہ کے اس تو آیا وقت کا دینے زبان کو (فلم) گونگے اس جب کہ گو تھی، میں زبان اردو نگار ڈراما یہ فلم تھی۔ اردو پر لبوں کے اس تو ہوگئی ریلیز جب "آرا عالم " فلم متکلم پہلی والی بننے ۱۹۳۱ء کو اپریل گئی۔ ۱۴ ڈالی نے ظہیر منشی مکالمے اور لکھے نے ڈیوڈ جوزف بھی گیت اور کہانی کی فلم تھی۔ مبنی پر آراء عالم" اردو ڈرامے کے ڈیوڈ جوزف پہلے سے کرنے کام میں فلمز امپیریل :تھا لکھا لیے کے کمپنی تھیٹر ایک پہلے نے ڈیوڈ جوزف 'آرا عالم' ڈراما - - تھے تحریر کئے پارسی وہ لیکن گے ہوں یہودی یا عیسائی وہ جیسے ہے لگتا ایسا تو سے نام کے ان تھے۔ بھی نگار ڈراما میں تھیٹر پارسی ڈیوڈ جوزف پر زبان اردو اور انگریزی انہیں - تھے

کے تھیٹر پارسی ایک کے بمبئی ڈیوڈ جوزف دنوں انہیں تھے رہے لکھ ڈرامے میں کلکتہ کاشمیری حشر آغا دنوں جن تھا۔ حاصل عبور بعد کے بنانے فلمیں خاموش کئی کی ایرانی شیر ارد تھا۔ ہوا مقبول بہت 'آرا عالم ڈراما ایک ہوا لکھا کا ان تھے۔ کرتے لکھا ڈرامے لیے ڈراما ہوا لکھا ڈیوڈ کا جوزف نے ایرانی اردشیر بعد کے لوٹنے سے لندن - تھے آئے کر سیکھ تکنیک کی ریکارڈنگ ساؤنڈ کر جا لندن سازشوں ہمیشہ اردو " - کیا تیار منصوبہ کا بنانے "آرا عالم" فلم بولتی پہلی نے انہوں اور آیا پسند وہ ڈراما بہت انہیں تو دیکھا آرا عالم" سرٹیفکیٹ کو آرا عالم" فلم جب نے بورڈ سینسر رہا۔ نہیں خوشگوار کبھی میں حق کے اس بھی رویہ کا حکمرانوں گئی، لائی میں زد کی جس تھی منافقانہ سوچ کی انگریزوں صرف یہ - تھی اردو خالص زبان کی فلم کہ جب گیا دیا سے نام کے فلم ہندی اردو وہ تو کیا جاری کہتے ہندوستانی بھی کو اردو وہ کہ ہے سکتی ہو یہ وجہ دوسری تھے۔ چاہتے کرنا پیدا ماحول کا منافقت میں ہندوستان وہ سے رو کی ہے کیا یوں خیال اظہار نے اشک پال پریم میں بارے اس - فلمیں ہندوستانی کو فلموں اور تھے:

دو

منافقانہ رویہ تئیں کے اردو کا بورڈ سینسر چہ اگر بھی دوران کے حکومت برٹش کہ ہے ضروری بھی دلانی توجہ جانب کی امر اس یہاں بجائے کے اس اور رہے کرنے سے کتراتے جاری ٹیفکیٹ سر اردو حکام اور رہا ہی

۲۱۰ ص ۲۰۱۵ء دہلی ہاؤس پبلشنگ ایجوکیشنل دنیا کی سلولائیڈ صدیقی، احمد ثار

تو ہندوستان میں کم از کم چڑیا کوئی نام کی کے زبان ہندوستانی کہ جب تھے رہتے کرتے جاری سرٹفکیٹ فلم پر نام کے زبان ہندوستانی پر طور واضح زبان کی عوام میں زمانے اس ۔ تھی چال ایک کی بنانے وقوف بے کو عوام کی حکومت برٹش یہ تھی۔ آتی نہیں نظر اڑتی ہندی۔ یا تھی اردو

فلموں اور نہیں زبان تھی بولی ایک صرف تو ہندوستانی یعنی زبان کہ مشتر

گیت کے آرا عالم ۔ لگے گنگنانے بھی خود گیت اردو کے فلموں تو ہوئے روشناس سے فلموں بولتی لوگ جب ۔ اردو تھی زبان کی خود گیت کو کرداروں لیے اس تھا نہیں رائج سسٹم ریکارڈنگ بیک پہلے دنوں اُن) گائے نے خان محمد وزیر کار اد اور زبیدہ جواداکارہ ہے ہی جادو کا اردو ہیں۔ یہ ہوئے بنے زینت کی فلموں تک اب گیت اردو یہ ہوئے۔ مقبول دست زبر میں عوام تھے، (تھے پڑتے گانے کے فلموں کیا۔ رخ کا لیسنیما کے سنے کو مکالمے کے کرداروں پسندیدہ اپنے اور نغموں صورت خوب میں دور ہر نے شائقین فلمی کہ بغیر کے انا صرف کہنا فلم ہندی بھی باوجود کے اس ہیں، جاتے کئے پیش بھی میں اردو ساتھ ساتھ کے انگریزی یا ہندی پر اسکرین نام بھی کچھ

ہے۔ نہیں

مکالمے کہانیاں، کی فلموں ساری بہت 7 حشر بھی میں دور متکلم ۔ تھے چکے جڑ سے سنیما ہی میں دور خاموش کاشمیری حشر آغا انہوں جہاں آگئے بمبئی لیے کے پہنچا تک دور دور نظر نقطہ اپنا بھی چند پریم دوران اسی تھے۔ ہوتے میں زبان اردو جو لکھے گیت اور فلمی مختلف 7

۱۴۳ ص ء ۲۰۰۰ دہلی نئی ہاؤس، پبلشنگ موڈرن سال پچاس کے سنیما ہندوستا اشک پال پریم

5

ایک نے تحریک پسند ترقی اور سنیما ہندوستانی آئی۔ میں وجود تحریک پسند ترقی میں ۱۹۳۶ء جگایا۔ جادو کا قلم اپنے لیے کے کمپنیوں ایسے ہے۔ جاسکتی کی ترسیل کی تک مختلف نظریات عوام سے وساطت جس کی ہے میڈیم ایک بھی سنیما کیں۔ طے منزلیں ابتدائی ساتھ نظریات ایسے اور شعرا و ادیب وابستہ سے تحریک پسند ترقی تھا۔ لازمی ہونا متاثر کا سنیما ہندوستانی سے تحریک پسند ترقی میں کہانی) شعبوں مختلف کے فلم جوق در جوق لیے کے دینے تعاون قلمی اور تکنیکی کو سنیما ہندوستانی ساز فلم راور کا قلم والے رکھنے ناتھ مہندر چندر کرشن چغتائی، عصمت منٹو حسن سعادت بیدی سنگھ راجندر چند پریم میں جن گئے، ہو منسلک سے (گیت اور مکالمے امروہی، ابرار کمال مرزا جاہت و نقوی تنویر سرحدی ضیاء سرحدی ساگر افغانی، صبا اشک ناتھ اپندر عباس احمد خواجہ ساگر مانند را جذبی احسن معین پوری، سلطان مجروح خان علی مہدی راجہ بدایونی شکیل جوش آبادی، جلال قمر لدھیانوی ساحر نقوی، حجم علوی، جانی آغا عادل، امتر روشو شیلند دھون، پریم پوری جے حسرت اعظمی، کیفی کرشن، جندر را الایمان اختر جعفری سردار اختر نثار جاں ہیں۔ جاسکتے لیے نام کے وغیرہ آنند چین اور رائے بمل خان محبوب شانتارام وی ساہنی، بلراج کپور راج تھوی پر تنویر حبیب کشمیری، کو فلموں ہندوستانی سے معیار ادبی اور قوتوں تخلیقی اپنی نے جنھوں ہے منت مرہون کا کاروں فن ہی ان زریں عہد کا سنیما ہندوستانی لحاظ ہر جو آیا میں وجود ذخیرہ خاصا اچھا ایک کا نغموں اور فلموں بہترین میں دور کے کاروں فن ہی ان دلائی۔ پہچان پر سطح عالمی سنیما ہندوستانی کے کر صرف جگر خونِ نے اپنا شاعروں اور ادیبوں اردو کہ ہے نہیں دورائے کوئی میں بات اس ہے۔ کا پایہ اعلیٰ سے کی وفن کوفکر

کیا۔ ہمکنار سے بلندیوں

اخلاقی اور مکالمے صورت خوب آداب و سلام ز طر شاعری غنائی دلنوازی کی معشوق اور عاشق افسانے کے ومحبت پیار میں فلموں اچھی اداکارہ یا کار ادا جو کہ ہے ہوتا سے بات اس ہمیں اندازہ کا رشتے مضبوط کے زبان اردو اور فلم ہے۔ دین ہی کی زبان اردو عنصر کی ان اور سکھانے اردو پر طور ضابطہ با نے سازوں فلم لیے کے ان تھا ہوتا نہیں ٹھیک ولہجہ لب یا تلفظ کا جن یا پاتے بول نہیں اردو اپناش، اداکاروں نے اور گلوکاروں ہیں۔ ہوتے میں اکثر اردو مکالمے کے فلموں کیونکہ تھے رکھے منشی لیے کے سنوارنے پلک نوک کے ان ہے ناواقف سے الخط رسم اردو کار ادا جو کہ ہے غور قابل بات یہ یہاں کیا۔ تلمذ زانوئے سامنے کے اساتذہ اردو کرنے ٹھیک ق، گئے دیے کو عابدی خالد نے زار بہادر تیج میں بارے کے جس ہے۔ ہوتی ہی اردو زبان لیکن ہے جاتا کیا تیار میں دیوناگری اسکرپٹ لیے انٹرویو

ٹیوٹر اردو پر طور قاعدہ با نے ادائیگی انہوں کی مکالموں بھی تو لیکن ہیں ناواقف سے رسم الخط اردو اداکار کافی ہمارے " :ہے کہا میں کرتے پڑھا میں الخط رسم ہندی غالب کلامِ وہ تھے رہے کر کا رول غالب مرزا جب بھوشن بھارت پر طور کے مثال ہے۔ سیکھی سے اسٹار کئی ہمارے تھے کرتے رہا موجود پر سیٹ وقت ہر رائٹر ڈائیلاگ والے جاننے اردو لیے کے کرنے درست تلفظ کا ان مگر تھے اردو بولتے فصیح پر اسکرین جو

. ہیں بہرہ بے سے الخط رسم اردو تک ابھی ہیں

سرٹیفکیٹ جاتے ہیں۔ دیئے سرٹیفکیٹ سے نام کے ہندی کو فلموں کہ ہے ہوتی یہ دلیل ایک کی والوں کرنے چسپاں کا لیبل ہندی پر فلموں اس بھی نے حکومتوں ہے۔ ہوتا فیصلہ حکومتی ایک تو یہ کیونکہ ہے نظریہ کن گمراہ ایک صرف دینا نام کا ہندی کو فلموں پر نام کے کی زبان کس سے بورڈ سینسر وہ ہے کہ ہوتی داری ذمہ بھی کی ساز فلم یہ دوسرا رکھی۔ نہ باقی کسر کوئی کی کرنے کمزور کو زبان جاتے نہیں دیے کو فلموں سرٹیفکیٹ کے اردو :ہے فرمایا بجا نے قیسی عزیز نگار مکالمہ میں بارے کے اس کرے۔ تقاضا کا ٹیفکیٹ سر سرٹیفکیٹ کے اردو چار دو جو ہیں۔ جاتے دیئے ٹیفکیٹ سر کے ہندی انہیں اور ہیں مانگتے سے سرکار ٹیفکیٹ سر کے ہندی ساز فلم . زبانوں (۱۴) چودہ دستوری مطابق کے قانون کو سرکار ہیں۔ ملے سے مانگنے کو سازوں فلم وہ گے ہوں دیکھے پر سیمیں پردہ نے آپ مانگتا سرٹیفکیٹ میں زبان وہ کس کہ ہے مرضی کی ساز فلم اب یہ . ہے دینا سرٹیفکیٹ طلبیدہ میں

ہے .

کرتے مطالبہ کا زبان جس لیے کے فلم اپنی والے بنانے فلم دو :ہے بیان کیا یوں نے جعفری سردار علی کو معاملے والے ٹیفکیٹ سر اس ہیں۔

بھوپال یہ عابد مکتبہ عابدی خالد محمد انٹرویو فلمی بحوالہ ۴۴ ص ۲۰۱۲ء بھوپال یہ عابد مکتبہ عابدی خالد محمد انٹرویو فلمی بحوالہ لے ۹۶ ص ۲۰۱۲ء

استعمال زبان اردو ساز ہمارے فلم ہے۔ جاتا دیا کا زبان اس ٹیفکیٹ

"

1 . ہیں مانتے ٹیفکیٹ کا ہندی اور ہیں کرتے

یہ کو ان شاید لیا۔ کام سے تغافل میں معاملے کے ٹیفکیٹ لیکن کیا خوب تو استعمال کا زبان اردو لیے کے فلموں نے سازوں فلم ہمارے سے ان جو ہے سوار بھی پر ان بھوت یہ یا گے دیکھیں نہیں کو فلموں شائقین زیادہ سے زیادہ سے رکھنے نام فلم اردو کہ ہے رہا ڈرستا کا زبان ٹیفکیٹ کس بھی ویسے گی۔ پائے چل نہیں میں ہندوستان پورے فلم اور ہے زبان کی مسلمانوں صرف اردو کہ ہے رہا کہلوا یہ کا تہذیب اردو لفظ ایک ایک کا جس) اعظم مغل فلم بنی پر ڈرامے اردو کے تاج علی امتیاز کیونکہ ہے رکھتا نہیں معنی کوئی یہ ہے تعریف کی کوششوں کی سازوں فلم ان گا۔ جائے کہا کیا میں بارے کے فلموں دوسری تو جاتا ہے دیا ٹریفیکیٹ کا نام ہندی کو (ہے نمائندہ " لڑکی کی یہودی " حیات کاروان " نے ۔این۔سرکار بی ۔ کئے اصل سرٹیفکیٹی اردو میں حق کے فلموں اپنی نے جنھوں چاہیے کرنی زندہ" اور " آنسو کے محبت

پاکیزہ نے امروہی کمال غالب مرزا" اور "سکندر " پکار خون کا خون " نے مودی سہراب "اعلان" اور "الہلال نے خان محبوب لاش فلم نے بھٹ مہیش اور "محافظ" نے مرچنٹ اسماعیل جان امراؤ نے علی مظفر کھلاڑی کے شطرنج نے رے جیت ستیہ

بھی پر جگہوں دوسرے علاوہ کے (صنعت فلمی کی بمبئی) ووڈ بالی میں ہندوستان کیا۔ حاصل یفکیٹ سٹر اردو لیے کے سرداری بیگم بنتی فلمیں

وغیرہ بھوجپوری اور پنجابی تامل تلگو آسامی بنگالی ہیں۔ کہتے فلمیں علاقائی ہم کو جن ہیں

1 بحوالہ فلمی انٹرویو محمد خالد عابدی مکتبہ عابد یہ بھوپال ۲۰۱۲، ص ۱۰۵

ہندوستان فلمیں جو ہیں۔ جاتی بولی میں علاقوں ان جو ہیں میں زبانوں ان وہ کیونکہ ہے جاتا کہا فلمیں علاقائی کو فلموں بنی میں زبانوں زبان اردو ہے کرتی کام کا جوڑنے کو دلوں سے صدیوں جو ہے وہی زبان کی ان ہیں جاتی دیکھی سے شوق بھی میں کیا برصغیر میں یا جائے دی میں پیپی رومن یا دیوناگری اسکرپٹ کی مکالموں سے وجہ کی ہونے بہرہ بے سے الخط رسم اردو کو کاروں ادا ۔ ہے ہی کا فلم کیا ترقی کی فلم دد :قیسی عزیز بقول ہے۔ نہیں اردو زبان کی فلموں کہ نہیں ممکن یہ ہرگز اسے جائے دیا ٹریفیکیٹ ہندی کو فلم پچانوے نوے سے میں ان ہے ہوتی ریلیز ساتھ کے لیبل کے ہندی' فلمیں صد فی پچانوے نوے جو اب منت ہے رہین کا زبان اردو ہی وجود ہوئی ملی ضمانت طرف کی اردو کو مستقبل کے فلموں لیے اس ہے۔ ہی اردو زبان کی فلموں صد فی

ہے۔

بھی جب گا۔ بچے نہیں خاص کچھ وہاں تو جائے کیا الگ سے فلموں کو اردو اگر

عیاں طرح روشن کی روزِ بات یہ ۔"سنگھرش اور پائی امرا پر کے طور مثال ۔ گئی پٹ طرح بری وہ تو گئی پی تھو ہندی شد پر فلموں ادب افسانوی اردو نے سازوں فلم ہے۔ رہا رول نمایاں کا شاعروں اور نویسوں مکالمہ کاروں کہانی اردو پیچھے کے فلموں کامیاب ہے کہ) سہراب رستم لڑکی کی یہودی میں ڈراموں لیلی، الف اور طائی حاتم مجنوں لیلی درویش، چہار میں داستانوں ۔ کیا ہے استفادہ کافی سے اور (تاج علی امتیاز) انار کلی (کاشمیری حشر آغا

بحوالہ فلمی انٹرویو محمد خالد عابدی مکتبہ عابد یہ بھوپال ۲۰۱۲ء ص ۹۶

10

(رسوا ہادی مرزا) ادا جان امراؤ (چند پریم) نین اور دان گئو ہستی، چوگان حسن، بازار میں ناولوں (بیدی سنگھ راجندر) مکانی نقل عیدگاہ نجات میں افسانوں اور (عباس احمد خواجہ) راہیں چار دل چار (چغتائی عصمت) ضدی (بیدی سنگھ راجندر) سی میلی چادر ایک

بنا فلمیں عمدہ بہت پر وغیرہ (بیدی سنگھ راجندر) کوٹ گرم (عباس غلام) آنندی (چندر کرشن (داتا ان (چند پریم) بازی کی شطرنج گئیں۔ ئیں

A مرحلہ دوسرا ہے۔ ہوتا خیال مرکزی ایک میں جس ہے جاتی لکھی (Story) کہانی پہلے سے سب ہیں۔ ہوتے حصے تین کے فلم ایک تکنیکی ایک نامہ A ۔ ہے ہوتا شکل فلمی کی کہانی یہ ہے جاتا کیا تیار کر رکھ نظر مد کو کہانی جو ہے ہوتا کا (Screen Play) نامہ طرح کس اور کہاں ساسین کون کا فلم ۔ ہے آتا ذکر کا وغیرہ وسکنات حرکات کے کرداروں کیمرے مکان و زمان میں جس ہے ہوتا مرحلہ مکالموں زیادہ سے سب میں فلم ہے، ہوتا (Dialogues) مکالمے حصہ اہم سے سب اور آخری کا فلم ہے۔ جاتا لکھا میں اسی ہے کرنا شوٹ مکالموں سامنے ہمارے کردار اور شناخت کی کرداروں ۔ ہے بڑھتی آگے اور جاتی کی بیان فلم ہی سے مکالموں کیونکہ ہے ہوتی ہی کی بقول ہے کیا مکالمہ یہ آخر ہیں۔ آتے سامنے اُبھر کر ہی سے

الایمان اختر :

وو

ہو۔

پور بھر سے اعتبار کے مقصد اور موضوع محل، موقع بات جو بات وہ

L'

ہے کہا مزید نے سرحدی ساگر:

۳۳ ص ۲۰۱۲ء بھوپال یہ عابد عابدی خالد محمد انٹرویو فلمی بحوالہ

11

۔ کرے واضح کو کردار اور بڑھائے آگے کو پلاٹ جو

میں ابھارنے کرداروں کو ۔ نکلے مفہوم زیادہ سے زیادہ سے عبارت مختصر اور ہو مختصر وہ کہ ہے ضروری لیے کے مکالموں فلمی سے ان کوئی ہر کہ تا چاہیے ہونے میں زبان آسان مکالمے کے فلم ہے۔ ہوتی ضرورت کی مکالموں جاندار میں دلانے ان کو کامیابی اور میں آپس کو کرداروں اور مناظر ہے بڑھتی آگے فلم سے مکالموں سکے۔ ہو اندوز لطف

جاتا لکھا لیے کے پڑھنے بلکہ لیے نہیں کے گانے کو قسم اس کے گیتوں ہیں۔ کہتے بھی گیت ادبی کو جن ہے گیت وہ یہ :گیت کتابی ۲۔ چکی بنا پہچان اپنی صنف یہ میں شاعری اردو ہے۔ ملتی ساتھ کے موسیقیت اور جھلک ترنم کی جذبے نازک کے کسی شاعر میں ان ہے۔ صنف ترین مقبول کی جدید دور گیت فلمی :گیت فلمی ۳ ہیں۔ نام اہم کے صنف اس رضوی زبیر اور عالی الدین جمیل شفائی، قتیل ہے۔ استعمال کا گیتوں لیے کے لبھانے کو ناظرین دوران کے ڈراموں کمپنیاں تھیٹریکل ۔ ہے شکل یافتہ ترقی کی گیتوں ڈرامائی صنف یہ ہے۔ ہیں۔ ہوتے مختلف سے گیتوں ادبی اور گیت لوک گیت فلمی بنے۔ شعبہ اہم کا فلم گیت یہ تو لی جگہ کی اسٹیج نے فلموں جب ۔ تھیں کرتی دلی کے شاعر میں ان

8

ضم میں کردار اس ہے۔ شاعر کو جاتا لکھا گیت کے لیے جس ہو بھی کیسا کردار ہے۔ ہوتی زیادہ چھاپ کی ماحول اور کردار کم جذبات
۔ ہے فن مشکل بھی ہوئے ہوتے کمرشل یہ گویا ہے۔ رلکھتا گیت کا لیے کے جن ہیں، ہوتے کے کردار قسم متنوع میں ہے۔ فلم پڑتا ہونا
گھولتا رس میں کانوں ہوکر جذب میں دھنوں کی جوموسیقی کرتا ہے پیدا ترنم ایسا میں لفظوں وہ ہے۔ ہوتا نباض کا نفسیات انسانی کار گیت
ہندوستانی لیکن ہے ہوا پست بہت معیار کا گیتوں فلمی چہ اگر میں حاضر دور ہیں۔ ہوتے شوقین کے گیتوں فلمی لوگ کے عمر ہر ہے۔
محبت اور پیار میں ان کہ ہے رائے یہ میں بارے کے گیتوں فلمی تھے۔ پُر سے خصوصیات وادبی فنی گیت فلمی میں زریں عہد کے سنیما
تھے ہوتے مشتمل پر وارداتوں قلبی چند گیت فلمی میں شروع شروع ہے۔ نہیں درست یہ لیکن ہے نہیں بھی کچھ بغیر کے امنگوں کی
وارانہ فرقہ ترقی، صنعتی وطن، حب لی۔ جگہ نے مسائل گوں گوناں کے زندگی میں ان تو گیا بن ذریعہ کا بیداری عوامی سینیما جب لیکن
یہ گئے۔ سمائے میں گیت موضوعات سماجی اور سیاسی رواداری و دوستی حالی زبوں معاشی قومی یکجہتی، چارہ بھائی آپسی آہنگی ہم
وفائی بے تڑپ کی برہ سرشاری کی محبت وصال و ہجر پاشی، ضیاء کی حسن امنگیں، کی شباب تر زیادہ میں ان کہ ہے مسلم بھی بات
مبنی پر ڈرامے اردو کے ڈیوڈ جوزف جو تھی آرا عالم" فلم صوتی پہلی کی سنیما ہندوستانی ہیں۔ آتے نظر ترانے کے ملن اور قصے کے
یہ ہے۔ بناتا شاعر پہلا کا فلموں ہندوستانی کو اُن جو گیت پہلا نکلا سے قلم کے اُن تھے۔ لکھے نے اُسی بھی گیت علاوہ کے کہانی ۔ تھی
کی لینے ہے طاقت اگر لے لے کچھ سے مجھ یا کی دینے ہے طاقت گر پیارے پہ کے نام خدا دے دے ۔ تھا

9

حصہ اہم کا فلموں کو شاعری گئی۔ بڑھ مانگ کی شاعروں اور موسیقاروں نگاروں، مکالمہ کاروں کہانی ہی ساتھ کے فلموں صوتی
سے شاعروں ہوئے دخل بے سے تھیٹر یا لگے ہاتھ نے سازوں فلم میں ابتدا ہوگئی۔ محسوس ضرورت کی شاعروں ہوئے کرتے تصور
رہتے جدا سنیما اور شاعر تک کب لیکن تھے رہے کر محسوس شرم باعث کرنا کام میں فلموں شاعر وقت اس کہ ہے یہ دوسرا چلایا۔ کام
سے بھر ملک کہ نکلا یہ نتیجہ کا جس کیا۔ شروع لیے لکھنا کے فلموں نے شاعر استاد جیسے لکھنوی آرزو اور گیا ٹوٹ طلسم جلدی یہ ۔
کے ذات اپنی وہ وہاں ہے ہوتا پابند شاعر میں فلموں پڑی۔ چل لیے کے آزمانے قسمت اپنی میں صنعت فلمی بھیڑ ایک کی شاعروں اردو
گئے۔ چلے میں دنیا اپنی واپس کچھ اور گئے کر سمجھوتہ سے فلموں پر طور مستقل شاعر کچھ لیے اس ہے۔ رہتا رسمٹ کر اند

شاعروں چند پر طور مجموعی تھی وہ جاتی لکھی شاعری جو لیے کے تھا۔ فلموں میں مراحل ابتدائی سنیما ہندوستانی پہلے سے آزادی
طبقے یافتہ تعلیم سے سنیما وجہ ایک کی اس تھا۔ غالب بھی عنصر کا نگاری فحش پر گیتوں ۔ تھی ہوتی زیادہ بندی تنگ (کر چھوڑ کو
میں ان لکھا لیے کے فلموں نے کاروں گیت اور شاعروں جن پہلے سے آزادی تھی۔ التفاتی نا کی بورڈ سینسر وجہ دوسری اور دوری کی
آہ صفدر رضوی شیون نقوی، تنویر نظامی ساغر لکھنوی حسرت لکھنوی، بہزاد آبادی، ملیح جوش لکھنوی، آرزو کاشمیری، حشر آغا
ہاشمی فیاض قریشی، وحید لکھنوی، نور صاحب ولی پتی پانی ناظم عرفانی، کیف لکھنوی، شمس دیپ پر مدھوک این ڈی رضوی، احسن
اور جالندھری حفیظ مظہری، جمیل شیرانی، اختر آبادی مراد جگر علاوہ کے اس ہیں۔ ذکر قابل نام کے مشرا لال موتی اور سدرشن پنڈت
بہترین میں دور اسی ہے۔ ہوتا شروع دور سنہری کا سنیما ہندوستانی بعد کے آزادی ہیں۔ شامل بھی گرامی اسمائے کے شہری مچھلی سلام

10

اردو صرف نہ نے ہستیوں مقتدر کی ادب و شعر اردو گیا۔ لگ انبار کا نغموں دلکش اور کہانیوں

و فنی باوجود کے بندش فلمی بھی نے حضرات شاعر دی۔ لگا چھاپ اپنی بھی پر سنیما بلکہ میں ادب من کی

خان علی مہدی راجہ جعفری، سردار آبادی جلال قمر بنکوی بارہ خمار بھوپالی کیف شعرا بیشتر کے اردو رکھا۔ لحاظ کا رنگ ادبی
ابراہیم کمال حسن نواز بشیر شہریار، اختر، جاوید گلزار فاضلی ندا اعظمی، کیفی اختر، نثار جاں لدھیانوی، ساحر پوری، سلطان مجروح

ترقی نے صنعت فلمی جب کیا۔ عطا معیار اور وقار کو کاری گیت نے انہوں ۔ ہوگئے منسلک سے فلموں ہی بعد کے ۱۹۴۷ء وغیرہ اشک شعرا کلاسیکل اور اساتذہ ہمارے مطابق کے سیچویشن فلمی بلکہ کیا اکتفا پر شاعروں جڑے سے دنیا فلمی نہ نے سازوں فلم تو لی راہ کی بنانا فلمیں پر گوشوں سماجی اور سیاسی تو پایا چھٹکارا سے بار دھارمک جب سنیما نے بڑھائی۔ زینت کی فلموں اپنی سے کلام کے دیا۔ ساتھ پور بھر کا سنیما نے شاعری اردو تو کیں شروع

شاعری وہ ایک ہے۔ آتی شاعری کی طرح دو سامنے ہمارے تو ہیں کرتے بات کی شاعری اردو سے حوالے سنیما کے ہندوستانی ہم جب کہلاتا گیت کلام یہی میں عام عرف ہے۔ لکھتا پر طور کے معاوضے شاعر کو جس ہے ہوتی حصہ کا کہانی فلمی پر طور باضابطہ جو سازوں فلم کو جس میں بعد اور نظم ی ہو غزل وہ چاہیے لکھی۔ ہی نے پہلے شاعروں اردو ہمارے جو شاعری وہ کی قسم دوسری ہے۔ کے اردو ۔ ہے کیا استفادہ خوب بھی ادب سے سازوں فلم نے شعری ہے۔ نثری ادب کی کیا استعمال میں فلموں کے کر پسند نے کرتی معطر کو روح والے کی سننے ہر جو ہے تاثیر وہ میں شاعری اردو گیا۔ برتا میں فلموں سے ہنرمندی بڑی کو کلام نظمیہ اور غزلیہ ہے۔ مثال کی محبت داستان اس ادب شعری اس کا اور ہے زبان کی محبت اردو ہے۔

11

جزو لازمی کا اس پہلو عشقیہ ہے۔ ہوتا اثر جلا ملا کا رومانیت اور غنایت نفسگی، ترنم میں غزل ہے۔ مقام پہلا کا غزل میں زمرے اس شامل ضرور عناصر رومانوی میں پلاٹ کے اس ہو بھی کیسی کہانی کی فلم ہیں۔ لازمی چیزیں یہیں بھی لیے کے دنیا فلمی اور فلم ہے۔ میر شاہ علی واجد شاہ قطب قلی میں شعرا اردو ہے۔ گیا پایا موافق زیادہ لیے کے فلموں کو غزل اردو کہ ہے وجہ یہی ہیں۔ جاتے کئے کے وغیرہ یار شہر اور فاضلی ندا حسرت جذبی مجاز ساحر مخدوم مجروح فیض، جگر، اقبال، شاد مینائی امیر داغ ظفر مومن، غالب، کے نمونے اٹھایا۔ حظ اور سنا ذریعے کے فلموں بھی نے لوگوں عام کو کلام کے شعرا ان ہے۔ گیا بنایا حصہ کا فلموں سے شوق کو کلام طور

ہیں۔ جاتی کی پیش مثالیں کی نظموں اور غزلوں چند پر

ہے کیا دوا کی کیا دوا کی درد اس آخر ہے کیا ہوا تجھے ناداں دلِ

(۱۹۵۴ء غالب مرزا فلم غالب۔)

ہو یاد نہ کہ ہو یاد تمہیں کا نباہ وعدہ یعنی وہی ہو یاد نہ کہ ہو یاد تمہیں تھا قرار میں تم میں ہم جو وہ

(۱۹۴۸ء شکایت۔ : فلم موسن۔)

میں عالم ناپائیدار ہے بنی کی کس میں دیار اجڑے مرا جی ہے نہیں لگتا

(۱۹۶۰ء - قلعہ لال فلم - ظفر)

کیا خود بے کہ یوں دیئے دکھائی

چلے کر جدا بھی سے آپ ہمیں

(۱۹۸۲ء - بازار :فلم میر

12

میں نیاز جبینِ مری ہیں رہے تڑپ سجدے ہزاروں کہ میں مجاز لباسِ آ نظر منتظر حقیقت کبھی اے

(۱۹۶۷ء - کی رات ایک دلہن : فلم اقبال-)

آئی یاد ہوئی کھوئی تری میں دل یوں رات

آجائے بہار سے چپکے میں ویرانے جیسے

(۱۹۶۵ء جانور :فلم فیض-)

تلے منڈوے کے چنبیلی اک

پر موڑ اس دور ذرا سے کدے مے

بدن دو

جل گئے میں آگ کے پیار

تلے منڈوے کے چنبیلی اک

(۱۹۷۴ء -چا چاچا : فلم - مخدوم)

کے بھر جی کو ہم آج لو دیکھ

کے کر پھر ہے نہیں آتا کوئی

(۱۹۸۲ ء - بازار : فلم - شوق مرزا)

ہے میں دل ہمارے اب تمنا کی سرفروشی

ہے میں قاتل بازوئے کتنا زور ہے دیکھنا

(۱۹۶۵ء - شہید : فلم - آبادی عظیم بسمل

روں کا گیت فلمی کہ ہے دیکھا جاسکتا بھی یوں جادو کا ادب شعری اردو پر گیتوں فلمی

13

شعر اچھے کسی ہی بنیاد کی گیت اپنے یا کیا شامل میں حصے کسی کے گیت کو شعر اردو لیے کے بنانے کش دل کو گیتوں اپنے نے شعرے یہ کا ترقی خان تقی محمد مرزا جیسے ہے- رکھی پر

گے ہوں نہ کم یہ گز ہر ہیں، مزے جو کے دنیا

گے ہوں نہ ہم افسوس گے رہیں یہی چرچے

استفادہ سے شعر اسی ، گے ہوں نہ ہم افسوس گئے ہوں نہ کم میں دنیا میلے کے زندگی یہ" گیت ہوا لکھا کا بدایونی شکیل میں میلہ" فلم شعر ایک کو اس ہیں سکتے کر نہیں ادا میں گفتگو بڑی ہم بات جو ہیں- کرتے استعمال بھی میں زندگی عام کا اشعار اردو ہم ہے- کردہ

 ISSN: 2278-9677

لیے کے بنانے شش اور جاندار کو مکالموں اپنے ہیں۔ رہے نہیں پیچھے بھی نگار مکالمہ کے فلم میں کے استعمال ان ہیں۔ سمیٹتے میں وراجندر ہیر میں (۱۹۶۵ء) آرزو " فلم پر کے طور مثال ہے۔ بنایا حصہ کا مکالموں مطابق کے و محل موقع کو اشعار اردو نے انہوں ہے۔ کرتا ادا میں صورت کی مکالمے شعر یہ کا غالب پر معصومیت کی سادھنا ہیروئن کمار

خدا اے مرجائے نہ کون پہ سادگی اس

نہیں بھی تلوار میں ہاتھ اور ہیں لڑتے

اشعار کے "کبھی کبھی " نظم کی ساحر بار بار بچن امتیابھ میں (۱۹۷۶ء) کبھی کبھی فلم

ہے۔ دہراتا

ہے آتا خیال میں دل مرے کبھی کبھی

میں چھاؤں نرم کی زلفوں تری زندگی که

سکتی تھی بھی ہو شاداب تو پاتی گزرنے

اور قوتوں تخلیقی اپنی سے سنجیدگی بڑی بھی میں بنانے مزاج کا گیتوں فلمی نے شعرا اردو

14

شاعری کی فلموں دیا۔ نہیں ہونے پامال کو قدروں بی د باوجودا کے پابندی محل اور موقع فلمی نے انہوں ہے۔ کیا استعمال کا صلاحیتوں ذریعے کے اس موضوعات کے مختلف سماج ہیں۔ ہوتی آئینہ کا سماج فلمیں ہے۔ داستان کی وصال و ہجر اور محبت و عشق حصہ بیشتر کا کے لوازم کے تفریح ہے۔ کی بھی گرمی عکس کی دنیا وہیں تو کہی بات کی دل میں گیتوں فلمی جہاں نے شعرا اردو ہیں۔ جاتے کئے پیش موضوعات ادبی اور سماجی طرح کی شاعری دیگر بھی شاعری فلمی کیں۔ پیش بھی مثالیں کی رویہ شعری سنجیدہ اور وفن فکر ساتھ ساتھ اور وقار ادبی میں شاعری اپنی نے شعرا نمائندہ جن ۔ ہے کیا ادا رول اہم میں کامیابی کی فلموں نے نغموں اردو ہے۔ رکھتی سروکار سے اختر نثار جاں ساخت، مجروح، اعظمی، کیفی شکیل، میں ان ہے۔ رکھا برقرار کو معنویت

اردو کہ کی کوشش ہرممکن نے بدایونی شکیل ہیں۔ حامل کے اہمیت نام کے وغیرہ اختر جاوید اور فاضلی ندا یار شہر گلزار شفائی قتیل میلہ درڈ ہیں۔ موجود اتم بدرجہ خصوصیات شعری میں گیتوں کے ان جائے۔ کیا ختم کو فاصلے کے شاعری فلمی اور شاعری کلاسیکل ہم سے مزاج و مذاق کے شاعری ادبی کی اردو وغزلیں نغمے کے فلموں وغیرہ اعظم مغل اور چاند کا چودھویں دیدار آن محبوب میرے ساتھ کے شعرا معاصرین کئی اپنے بھی نے انہوں ہے۔ رکھتی قیمت قدرو ادبی بھی شاعری فلمی کی اعظمی کیفی ہیں۔ آتی آہنگ نظر گیت کئی کے ان سے حوالے کے الوطنی حب ہیں۔ کی کوششیں موثر کی کرنے پیدا آہنگی ہم درمیان کے نزاکتوں ادبی اور تقاضوں فلمی ہے۔ جاتا کیا پیش گیت یہ کا "حقیقت" فلم پر طور کے مثال ہیں۔ ہوتی معلوم نظمیں ادبی

ہوگا بھلایا نے مجھے اس مجبور کے ہو

ہوگا کھایا کے جان دوا سے چپکے زہر

15

پور بھر کی لانے قریب سے ادب کو نغموں فلمی نے مجروح ہے۔ نام معتبر ایک سے حوالے کے شاعری وادبی فلمی سلطانپوری مجروح
۔ سیچویشن فلمی نہ اور ہوئی روح مجروح کی غزل نہ کہ کیا استعمال طرح اس پر طور کے شاعری کوفلمی غزل نے انہوں کی۔ کوشش
فلم میں ضمن اس

ہے۔ آتی میں ذہن پر طور غزل فوری یہ کی دستک

طرح کی بازار و چہ کو متاع ہیں ہم

طرح کی خریدار نگاہ ہر ہے اٹھتی

وہ ۔ کی پاسداری کی نزاکتوں شعری و ادبی باوجود کے وابستگی سے دنیا فلمی نے جنہوں ہے میں شعرا ان بھی نام کا لدھیانوی ساحر
کارانہ فن کو صداقتوں کی زندگی اور عوامل احتجاجی اور کرب دو در سماجی میں نغموں اپنے نے انہوں ۔ تھے شاعر پسند ایک ترقی
شاعری فلمی بیشتر ان کی دیا۔ نہ جانے سے ہاتھ کو نظریہ پسند ترقی نے ساحر بھی کر رہ میں بندشوں فلمی ہے۔ کیا پیش سے طریقے
نظر خوبیاں پوری کی شاعری ہمیں میں گیتوں کے کبھی کبھی اور وقت ہمراز پیاسا گمراہ سادھنا فلم ۔ ہے اترتی کھرا پر اصولوں ادبی
ہیں۔ آتی

آج کل اور سے وقت رات اور دن سے وقت

راج پہ شے ہر کا وقت غلام شے ہر کی وقت

(وقت :فلم)

بھی نے انہوں ہے۔ ملتا امتزاج حسین کا انقلابیت اور اشتراکیت ہاں رومانیت کے جن ہے ہوتا میں اُن شاعروں بھی شمار کا اختر نثار جاں
نغموں فلمی طرح کی تخلیقات شعری و ادبی ہے۔ کی نہیں پوشی چشم سے لوازمات کے شاعری اردو باوجود کے جبر کے سیچویشن فلمی
گہری کی شاعری اردو پر نغموں کے ان ۔ کی داری پاس کی زبان شائستہ اور روایات شعری بھی میں

16

ہے۔ چھاپ

دیوانہ کا ہے کسی دل یہ جگر بے تاب نظر چین بے

پروانہ پہنچے کے اُڑ کب جلئے شمع وہ اور ہو شام کب

(یاسمین :فلم)

پاکستانی بعد کے وطن تقسیم نے انہوں تھی۔ رغبت ذہنی ساتھ کے گیت کو شفائی قتیل

جیسا غزل بھی میں گیتوں کے گلزار لوچ ہے۔ اور شگفتگی میں جن لکھے گیت ایسے بھی یہاں تو ملا موقع جب لیکن کمایا نام میں فلموں
کی ان ہیں۔ سنوارتے خوب سے لفظوں لطیف کے شاعری اردو گیتوں کو اپنے ہے۔ وہ دیتی سنائی بازگشت کی تازگی اور ترنم حسن،
ہے۔ دیا قرار محبوب زبانِ کو اردو میں نفسے ایک کے "سے دل " فلم نے انہوں کہ ہے عالم یہ کا پروری اردو

طرح کی خوشبو جو ہے یار وہ

طرح کی اردو زبان کی جس

بہت کلام فلمی کا ان کیا۔ نہیں سمجھوتہ سے اصولوں ادبی نے انہوں ہے۔ رکھتی حسن کا شاعری غزلیہ اردو شاعری فلمی کی یار شہر بعد کے دہائی کی ۸۰ ہیں۔ غزلیں کی جان امراؤ " اور "گمن فلم مثال واضح کی جس ہے۔ معجزہ کا کمال وفنی ادبی سارا ہے لیکن قلیل کا گیتوں فلمی

وو

بعد کے یار شہر ہے۔ رکھا قائم معیار ادبی میں نغموں اپنے نے اختر جاوید تک حد کچھ اور فاضلی ندا میں ایسے لگا۔ ہونے پست معیار کیئے بھی سمجھوتے نے اختر جاوید رہے۔ بخشتے اور وقار معیار کو شاعری فلمی اور لکھیں غزلیں بہترین نے فاضلی ندا میں فلموں اردو یہ الغرض کھلائے۔ پھول برنگ رنگ وہاں پایا موقع بھی جہاں لیکن رہے کامیاب زیادہ میں سنیما کے حاضر دور وہ لیے اسی شاعری

(نظم غزل گیت) کا ہی سحر ہے کہ سبھی لوگ فلموں کے رسیا ہو گئے ہیں ۔

17

REFRENCES

کتاب نام

ا۔ دنیا کی سلولائیڈ پال پریم اشک -

ناشر

دہلی نئی ہاؤس، پبلشنگ موڈرن

نئی ہاؤس، پبلشنگ موڈرن سنیما ہندوستانی اور آزادی تحریک پال پریم اشک - دہلی نئی ہاؤس، پبلشنگ سال موڈرن پچاس کے سنیما ہندوستانی پال پریم اشک -
دہلی نئی ہاؤس، پبلشنگ موڈرن فلم شناسی پال اشک پریم -۴- دہلی

دہلی نئی بیورو اردو ترقی دہلی پریس امپیریل سماج فلمیں ہمارا ہماری پال پریم اشک -

-۷

پال ہمارا سنیما اشک پریم

دہلی کیشنز، پبلی شاہد اردو اور فلمیں ہندوستانی (مرتب) اعظم امام

دہلی نئی پبلی کیشنز، عرشیہ وارتقا آغاز کا فلم ہندوستانی (مرتب) الف انصاری

ہے آتی یاد کی جن وہ امروہوی انیس -

تھا زمانہ ایک بھی وہ امروہوی انیس ۱۱ پردہ پس امروہوی انیس ۔

اشاعت سن

۱۹۸۶ء

۱۹۹۸ء

۱۹۹۸ء

۱۹۸۰ء

۱۹۸۷ء

۲۰۱۲ء

دہلی نئی پبلشرز کار تخلیق

۲۰۱۵ء

دہلی نئی پبلشرز کار تخلیق

دہلی زائنی پبلشر کار تخلیق

۲۰۱۳ء

۲۰۱۸ء

گڑھ علی ہاؤس، بک ایجوکیشنل کارنامے اور حیات لدھیانوی ساحر ظہیر انور انصاری ۱۲

تک یار شہر سے سرسید ظہیر انور انصاری ۱۳

۲۰۱۸ دہلی نئی ہاؤس، پبلشنگ کیشنل ایجو

خلیل الرحمن اردو میں ترقی پسنداد ی تحریک ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ اعظمی، -۱۴

دیلی اکادمی اردو ادب اور عہد کاشمیری حشر آغا (مرتب) کریم رتضی

تکلم خانہ (انٹرویوز) نقاش اکرم - ۱۶

گلبرگہ کیشنز، پبلی افلاک

۲۰۱۵ء

۲۰۱٦

2

-12

گیت اردو احمد نیاز اللہ بسم ۱۷۔

دہلی نئی جدید فکر ادارہ

۱۹۹۳ء

بدایوں اسٹریٹ جالندھر ادب شانہ کا فن اور شخصیت بدایونی شکیل اشرف مسرت ، بدایونی ۱۸

- ۲۱ دہلی نئی کیشنز، پبلی آر ایم کار فن بسرے بھولے کے سنیما ہندی حمید جاوید ۲۰۔ لاہور کیشنز پبلی الحمد پوری سلطان مجروح کلیات (مرتب) سعید تاج ۱۹
دہلی نئی کیشنز، پبلی آر ایم چندستون کے ہماری فلموں ہندوستانی حمید جاوید -۲۲ دہلی نئی کیشنز، پبلی آر ایم ہستیاں گار یاد کی فلموں حمید جاوید

لاہور کیشنز پبلی الحمد

جانثار اختر کلیات جانثار اختر -۲۳

تنقید و تفہیم کاشمیری حامدی -۲۴

دہلی نئی نگر جامعہ آواز نئی

دیلی اکادمی اردو ابلاغ ذرائع عوامی اور اردو شاہد محمد حسین - ۲۵

(مرتبین) عثمانی اظہار

ترقی انجمن مجروح کا شاعر وحشت گلکاری (مرتب) انجم خلیق ۲۷۔ دہلی نئی عباس ساہتیہ اکادمی، معمار خواجہ احمد ہندوستانی ادب کے اشرف خالد ۲٦۔
دہلی نئی (ہند) اردو

انجم رشید ۲۸

۲۰۰۳ء

۲۰۱٦

ء

۲۰۱۲ء

۲۰۱۵ء

۲۰۰۳ء

۱۹۸۸ء

۲۰۱۳ء

۲۰۱۷ء پور بھوپال شانہ اسلام کا ۴۷ انجم رشید تک ادب سے فلم

دہلی ہاؤس، ایجوکیشنل پبلشنگ

- سینیما اور فکشن اردو الحق رضوان ۲۹

دہلی کتابی دنیا لدھیانوی ساحر کلیات لدھیانوی ساحر ۳۱ دہلی نئی جدید ذہن سفر کا برسوں سو سنیما ہندوستانی رضوی زبیر ۳۰.

سفر کا نغموں فلمی اعظم ساجد ۳۲

- ہندی سنیما اردو زبان اور کولور بی سلیمہ ۳۳

ڈراما اردو اور اپٹا رزمی ۳۴. شاہد

٤٢٠٠٨

٢٠٠٩ء

ء ۲۰۱۹ نئی دہلی ہاؤس، پبلشنگ یجوکیشنل

دہلی نئی پبلشرز کار تخلیق

دہلی نئی پبلشرز کار تخلیق

١٩٩٥ء

دہلی نئی پبلشرز کار تخلیق اجالا اندھیرا کا فلم نگری احمد شفیق -۳۶ گڑھ علی ہاؤس، بک کیشنل ایجو میکتیں شعری اور سخن اصناف احمد شمیم ۳۵.

شخصیات وفلمی ادبي احمد شفیق ۳۷.

دہلی نئی پبلشرز کار تخلیق

٢٠١۴ء